

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا.

(پ 15 اپنی اسرانیل 36)

بے شک کان اور آنکھ اور دل..... ان سب سے سوال ہوتا ہے

آخر

جھگڑا کیوں؟؟؟

Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

اس رسالہ میں آپ پڑھ سکیں گے :

☆ ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنا.....

☆ خفیہ باتیں سننا اور دوسروں کے عیب تلاش کرنا۔

☆ اس بات کے پیچھے نہ پڑھ جس کا تجھے علم نہیں،

مصنف:

ابو تراب
حضرت مولانا محمد عرفان قادری غفرلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معاشرے میں نا اتفاقیوں کی وجوہات میں سے ایک وجہ..... اور.....
اس کے حل سے متعلق ایک مختصر اصلاحی رسالہ

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنے استاذِ محترم حضرت علامہ
مولانا مفتی محمد اکمل دامت برکاتہم العالیہ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔
اللہ تبارک تعالیٰ اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اس
رسالے کو خلقِ خدا کے لئے اصلاح کا سامان بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین

آخر جھگڑا کیوں؟

اس رسالہ میں آپ پڑھ سکیں گے :

☆ میاں بیوی کے درمیان جھگڑا.....☆ جادو کروا دیا ہے۔

☆ ساس بہو میں جھگڑا.....☆ دوستوں کے درمیان جھگڑا۔

☆ ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنا.....

☆ خفیہ باتیں سننا اور دوسروں کے عیب تلاش کرنا۔

☆ اس بات کے پیچھے نہ پڑھ جس کا تجھے علم نہیں،

کسی کی بات دوسروں کو نہ پہنچاؤ..... جھوٹے کامنہ کالا..... پیٹ کا ہکا۔

مصنف: ابو تراب حضرت مولانا محمد عرفان قادری غفرلہ

میاں بیوی کے درمیان جگھڑا:۔ ساس نے بہو کو کسی کام کے لئے آواز لگائی..... بہو کسی دوسرے کام میں مشغول ہونے کی بنا پر آواز کو نہ سن سکی..... اب گھر میں جب شوہر صاحب تشریف لائے تو ساس نے فوراً اپنے بیٹے کو شکایت کر دی۔ کہ بیٹا! آج میں بہو سے بہت ناراض ہوں! میں نے اسے صرف ایک کام کرنے کے لئے آواز لگائی، مگر اس نے میری آواز سننے کے باوجود مجھے جواب نہ دیا، بیٹا! آج تو ”بہو“ کو ایک دو ہاتھ لگا ہی دے۔

اب اگر شوہر حقیقت کی معرفت نہ ہونے کی بنا پر ”یک طرفہ بات سن کر بیوی سے تصدیق کئے بغیر“ اُس پر بدگمانی کر بیٹھتا ہے تو اس کے کیا کیا نقصانات سامنے آتے ہیں؟

(1): زوجہ سے محبت میں کمی واقع ہو جاتی ہے، کیونکہ زوجہ سے تصدیق نہ کرنے کی بنا پر اسے حقیقت کا علم ہی نہیں ہوتا، اور وہ اپنی زوجہ کو قصور وار جان کر مُتَنَفِر ہو جاتا ہے جو خود اس کی غلطی ہے.....

(2) یا پھر زوجہ کو ڈانٹنے، مارنے لگ جاتا ہے، جو کہ عموماً طلاق کا باعث بنتا ہے۔

(3) اس طرح گھروں، خاندانوں، رشتہ داروں، میں بغض و تفرعام

ہو جاتا ہے (یہی لڑائی جگھڑے کا بنیادی سبب بنتا ہے)

اس کے علاوہ..... ان معاملات میں کثرت کے ساتھ جھوٹ، غیبت، چغلی،

بدگمانی، تہمت، الزام تراشیوں جیسے گناہ کبائر کا ارتکاب کر کے اللہ تبارک و تعالیٰ کو ناراض

کرنے والے افعال کئے جاتے ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ كَانَ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَارِئِينَ مُحْتَرَمٍ! عصر حاضر میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ معاشرے میں دن بدن امن و سکون تباہ و برباد ہوتا جا رہا ہے..... بسے بسائے گھر چند لمحات میں ٹوٹتے بکھرتے نظر آ رہے ہیں..... لڑائی جگھڑے، خون خرابی، قتل و غارت گری، بغض و عناد، فتنہ و فساد، عام ہوتا جا رہا ہے..... مزید اَلْمِيه یہ ہے کہ لوگ ان قباحتوں کے اسباب پر غور و تفکر کر کے ان کا سدباب کرنے کے بجائے آنکھ بند کر کے ان برائیوں میں مُسْتَعْرِق و مشغول نظر آ رہے ہیں۔

اگر ان قباحتوں کے اسباب پر غور و تفکر کیا جائے، تو بظاہر اس کے کئی اسباب دکھائی دیتے ہیں..... انہیں اسباب میں سے ایک عظیم سبب ”یک طرفہ بات سن کر فیصلہ کر لینا“ بھی نظر آتا ہے..... اس برائی نے امن و سکون کو تباہ و برباد کرنے کے سلسلے میں کوئی بھی شعبہ نہیں چھوڑا، تقریباً ہر شعبہ میں ”یک طرفہ بات سن کر بڑے بڑے فیصلے کر لئے جاتے ہیں“ لیکن جب حقیقت معلوم ہوتی ہے، تو پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

یہ وہ عظیم قباحت ہے، جو خود کئی گناہوں کے فتح باب کا ذریعہ بن چکی ہے، اگر اس کا فوری حل نہ کیا جائے تو نتیجہً آخرت تو برباد ہوتی ہی ہے، دنیوی نقصان کا باعث بھی بنتی ہے۔

اَوَّلًا: گھروں کے ماحول کو دیکھا جائے تو فتنہ و فساد کی سب سے بڑی اور بنیادی

وجہ یہی نظر آتی ہے، مثلاً:۔

جو لڑائی جھگڑے اور فتنے فساد ہوتے ہیں وہ ہم سب جانتے ہیں۔

جو عورتیں ایسا کرتی ہیں وہ یاد رکھیں! کہ کوئی کتنا ہی بڑا عامل ہو..... چاہے کتنا ہی نیک نظر آتا ہو..... اگر یہ کہہ دے کہ فلاں نے تجھ پر جادو کروایا ہے یا فلاں نے تیرا مال چوری کیا ہے تو آپ اس پر ہرگز ہرگز اعتماد نہ کریں..... کیونکہ وہ کسی کے بارے میں کوئی بھی بات کہتا ہے تو استخارہ یا عملیات کے ذریعے اشارہ حاصل کر کے بتاتا ہے اور استخارہ یا عملیات کے ذریعے جو بھی اشارہ ملتا ہے ظنی ہوتا ہے (یعنی اس میں شک و شبہ رہتا ہے) یہ قطعی (یعنی جس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو) نہیں ہوتا۔

ساس بھو میں جھگڑا:-

ساس نے اپنی بیٹی کو کہا! کہ بہورانی سے فلاں کام کرنے کو کہہ دو..... بیٹی نے بغض و عناد کے سبب اپنی بھابھی کو پھسانے کے لئے بھابھی کو وہ کام کرنے کو نہ کہا..... بعد میں ماں نے پوچھا کہ بیٹی بہونے فلاں کام کر دیا ہے؟ تو بیٹی بولی ماں! بھابھی نے تو ابھی تک وہ کام کیا ہی نہیں..... اب ماں (یعنی لڑکی کی ساس) اپنی بہو سے صحیح بات کی تصدیق کئے بغیر، اس کی بات کو بغیر سنے ڈائنٹا شروع کر دیتی ہے، لیکن جب حقیقت معلوم ہوتی ہے، تو بات بہت آگے نکل چکی ہوتی ہے..... نتیجہً جھگڑوں اور فتنہ و فساد کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

بلکل اسی طرح کے معاملات، پڑوسیوں، خاندانوں، رشتہ داروں وغیرہ کے ساتھ پیش آتے ہیں اور نتیجہً (result)..... بدگمانیاں، الزام تراشیاں، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے وغیرہ قرار پکڑتے جاتے ہیں اور امن و سکون تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے، اسی طرح

جادو کروادیا ہے:-

ساس بہو اور شوہر کے درمیان جھگڑے کی ایک صورت یہ بھی مشاہدہ میں آئی ہے کہ گھر کی عورتوں کو جب پریشانیاں بڑھتی ہوئی نظر آتیں ہیں تو وہ خواہ مخواہ شک و شبہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں کہ کہیں کسی نے جادو تو نہیں کروادیا..... اس حالت میں عورتیں جعلی عاملوں کے پاس پہنچ کر اپنی پریشانیوں کا تذکرہ کرنا شروع کر دیتی ہیں..... جعلی عامل صاحب جو ایک وقت کی نماز تک نہیں پڑھتے، لمبے لمبے بال رکھے ہوئے ہوتے ہیں، بڑا ساجبہ پہنا ہوا ہوتا ہے..... پیسے ہٹانے کے چکر میں کہہ دیتے ہیں کہ

”بیٹا! تیرے گھر میں کسی نے جادو کروادیا ہے، فوراً اس کی کاٹ کر وادے ورنہ تیرا گھر برباد ہو جائے گا“..... اب بھولی بھالی عورتیں ان کے جال میں پھنس کر فوراً پوچھتی ہیں ”بابا جی! یہ بھی بتائیے کہ جادو کس نے کروایا ہے؟“..... بابا جی کہتے ہیں: ”بیٹی! اگر یہ پوچھنا چاہتی ہے تو سب سے پہلے فلاں بابا کی نیاز کے لئے ہزار کا نوٹ جمع کروادے“..... عورتیں بیچاریں ہزار کا نوٹ نکال کر دے دیتی ہیں، پھر بابا سے پوچھتی ہیں بابا جی! اب بتائیے کہ جادو کس نے کروایا ہے؟..... جعلی نقلی بابا جی، جو زبان پر آیا بول دیتے ہیں کبھی تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ”تیری بہو نے کروایا ہے“..... ”کبھی کہہ دیتے ہیں تیری ساس نے کروایا ہے“..... جب عورتوں کو یہ بات پہنچتی ہے تو وہ ”یک طرفہ بات سن کر“ بغیر سوچے سمجھے اپنی بہو یا اپنی ساس پر بدگمانی کر کے ان کو برا کہنا، دوسروں سے ان کی غیبتیں کرنا، ان کی عزت خراب کرنا، ان سے بدسلوکی سے پیش آنا شروع کر دیتی ہے اس طرح

ملازمین نے بغض و حسد کی وجہ سے اس شخص کو سیٹھ کی نظروں سے گرانے کے لئے اس شخص کے بارے میں غلط باتیں بنا بنا کر سیٹھ صاحب کو کہنا شروع کر دیں کہ ”سیٹھ صاحب“ وہ تو آجکل آپ سے پوچھے بغیر دوسری فیکٹریوں سے بھی رابطہ رکھتا ہے..... وہ آپ سے غداری کر رہا ہے، اس نے تو آپ کی پروپرٹی پر قابض ہونے کا بھی کہا تھا..... جب سیٹھ صاحب نے یہ بات سنی تو غضب و غصہ میں آ کر بغیر کچھ سوچے سمجھے، ملازم سے تصدیق کئے بغیر اس کو اپنی فیکٹری سے نکال دیا..... ملازم اس وقت تو چلا گیا لیکن اب سیٹھ صاحب کے رویہ سے اتنا بدظن ہوا کہ اس نے واپس آ کر سیٹھ صاحب سے جھگڑا شروع کر دیا..... نتیجہً فتنہ و فساد کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوا۔

بالکل اسی طرح کے جھگڑے، چاہے دینی ہو یا دنیوی ”تنظیموں، تحریکوں، جماعتوں، کاروانوں، سیاسی یا دینی، فلاحی اداروں، اسکولوں، کالجوں، ٹیوشنز، وغیرہ میں بھی ہوتے ہیں۔

علماء کے درمیان :-

عوامی اعتراض : عام لوگوں میں تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ ایک طرفہ بات سن کر فیصلہ کر لیتے ہیں لیکن علماء میں یہ کیسے ہوتا ہے؟

جواب : ہوتا یہ ہے کہ علماء حضرات کے ساتھ کچھ نہ کچھ معتقدین و مہجبین ضرور ہوتے ہیں، انہیں معتقدین میں کچھ علماء کو لڑوانے والے بھی ہوتے ہیں، کچھ ایسے ہوتے ہیں جو ادھر کی بات ادھر..... اور..... ادھر کی بات ادھر لگا کر آپس میں علماء کے درمیان اختلاف کروا دیتے ہیں..... اور..... کچھ ایسے ہوتے ہیں جو علماء کے مابین علمی اختلاف کی وجہ سے مقابل علماء کے بارے میں غلط بیانی کر کے تشرف عام کرتے ہیں۔۔۔ مثلاً:

اگر باہر کے ماحول پر نظر کی جائے تو سب سے زیادہ بے چینی و بے قراری کا سبب یہی قباحت ہے جس نے بدامنی و بے سکونی پھیلائی ہوئی ہے مثلاً:

دوستوں کے درمیان جگھڑا :-

دوستوں میں بھی جھگڑوں کا عظیم ترین سبب یہی برائی ہے..... مثلاً: ایک دوست دوسرے دوست کو..... اپنے تیسرے دوست کے بارے میں کہتا ہے:..... ”یار! زید“..... تو تجھے فلاں دن بڑی گالیاں دے رہا تھا..... اس نے تیرے بارے میں یہ کہا، وہ کہا..... ارے یار! بہت نفرت کرتا ہے وہ تجھ سے، اور سامنے بڑا اچھا رویہ اختیار کرتا ہے، بڑے اچھے القابات سے بلاتا ہے..... اب پہلا دوست دوسرے دوست کی بات مان کر..... تیسرے دوست پر بدگمانی کر کے اس سے حقیقت کی تصدیق کئے بغیر گالیاں دینا شروع کر دیتا ہے، وہ اپنے تیسرے دوست سے حقیقت کو سننا بھی گوارا نہیں کرتا، نتیجہً بات لڑائی جھگڑے خون خرابی تک جا پہنچتی ہے.....

سیٹھ اور ملازم میں جگھڑے :-

عموماً فیکٹریوں، دکانوں، گوداموں، دفاتروں، وغیرہ میں جو ملازمین کام کرتے ہیں ان کے مابین بھی بڑے بڑے فیصلے ”یک طرفہ بات سن کر“ کر لئے جاتے ہیں..... وہ اس طرح کہ مثلاً:

فیکٹری میں ایک شخص بہت تجربہ کار، اچھی تعلیم یافتہ، اور حکمت کے ساتھ کام کرنے کے سبب سیٹھ صاحب کا ”محبوب“ بن چکا ہے، سیٹھ صاحب نے اس کی تنخواہ بھی کئی گنا بڑھادی، اور کئی معاملات میں اس کو سہولتیں بھی فراہم کر دیں..... یہ دیکھ کر دیگر

ہیں جن باتوں کا علماء و مفتیان کرام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا لیکن جاہل عوام جب وہ باتیں سنتی ہے تو آنکھیں بند کر کے بغیر تصدیق کئے علماء و مفتیان کرام کے بارے میں غلط رائے قائم کر کے بدگمانی کا شکار ہو جاتی ہے..... مزید یہ کہ بجائے ان علماء سے تصدیق کر کے حقیقت کو جانا جائے عوام وقتاً فوقتاً غلط نتائج مرتب کر کے دوسروں کو ان کے بارے میں بدظن کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے، یاد رکھئے! یکطرفہ بات سن کر فیصلے کرنے والا، خصوصاً اللہ تعالیٰ کے مقرب علماء و مشائخ سے بدگمان ہونے والا بڑے خسارے میں رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ رحمۃ نے ایک حکایت نقل کی ہے:

بزرگوں کے بارے میں بدگمانی نہ کرو:-

کہ ایک خراسانی حاجی صاحب ہر سال حج کی سعادت پاتے اور جب مدینہ منورہ حاضر ہوتے تو وہاں ایک بزرگ حضرت طاہر بن یحییٰ علیہ رحمۃ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرتے..... ایک بار مدینے شریف میں کسی حاسد نے کہہ دیا کہ تم بلا وجہ اپنا مال ضائع کرتے ہو! طاہر صاحب غلط جگہ پر تمہارا نذرانہ خرچ کرتے ہیں۔

چنانچہ مسلسل دو سال انہوں نے حضرت طاہر بن یحییٰ علیہ رحمۃ کی خدمت نہ کی..... تیسرے سال سفر حج کی تیاری کے موقع پر حضور انور ﷺ نے خراسانی حاجی صاحب کے خواب میں جلوہ گر ہو کر کچھ اس طرح تنبیہ فرمائی..... تم پر افسوس! بدخواہوں کی باتیں سن کر تم نے طاہر سے حسن سلوک کا رشتہ ختم کر دیا! اس کی تلافی کرو اور آئندہ قطع تعلق سے بچو! چنانچہ وہ ایک فریق کی سن کر بدگمانی کر بیٹھنے پر سخت شرمندہ ہوئے اور جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو سب سے پہلے ان بزرگ حضرت طاہر بن یحییٰ علیہ رحمۃ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا:..... اگر تمہیں پیارے آقا، شب اسراء

اگر کوئی عالم عوام کے سامنے کوئی مسئلہ پیش کرے، اور وہ مسئلہ مختلف فیہ ہو، تو اب جن علماء کے درمیان اختلاف ہے ان کے معتقدین و محبین اپنی طرف سے باتیں بنا کر غلط مسائل علماء کی طرف منسوب کر کے اپنے علماء تک پہنچاتے ہیں، جب علماء تک وہ باتیں پہنچتی ہیں تو حقیقت کی معرفت کے معدوم ہونے کی وجہ سے اختلافات مزید بڑھ جاتے ہیں، لیکن جب حقیقت معلوم ہوتی ہے تو افسوس افسوس کرنے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

ایک دوسرے کی ناگین کھینچنا:-

معاشرے میں جو شخص ذہین و فہیم ہو، تعلیم یافتہ ہو، تجربہ کار ہو، دولت مند ہو، اچھا عالم ہو، اچھا مفتی ہو، یا جس شخص کے پاس کسی بھی طرح کا فن موجود ہو اور وہ اس میں ماہر ہو..... تو ایسے شخص سے اگر ایک طرف محبت رکھنے والے ہوتے ہیں..... تو..... دوسری طرف ایک تعداد ہوتی ہے جو ان سے حسد اور بعض وعناد رکھنے والی بھی بن جاتی ہے، اسی حسد و بغض کی وجہ سے حاسدین..... ان لوگوں کو معاشرہ میں ذلیل کرنے، عزت گھٹانے، کم تر ثابت کرنے، فاسق و فاجر ثابت کرنے، انتہائی نچلے درجے کا ثابت کرنے، لوگوں کی نظروں سے گرانے کی مذموم سعی کرتے ہیں، وہ اس کام کے لئے مختلف قسم کے طریقے اختیار کرتے ہیں۔

ان میں ایک طریقہ جو سب سے زیادہ عام ہے..... وہ غلط بیانی کر کے سامنے والے کو ذلیل کرنا ہے..... جب حاسدین کسی کے بارے میں غلط بیانی سے کام لیتے ہیں تو جاہل عوام تصدیق کئے بغیر اس شخص کے بارے میں کوئی بھی غلط نتیجہ مرتب کر کے اس کے بارے میں بدگمانی کر بیٹھتی ہے اور ماحول بے چینی و بے سکونی کی شکل اختیار کر لیتا ہے، مثلاً: علماء و مفتیان کرام کے بارے میں کچھ حاسدین ایسی غلط باتیں رائج کر دیتے

دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص ”یک طرفہ بات سن کر بدگمانی کا شکار ہو جاتا ہے“ وہ بدگمانی کے کبیرہ گناہ کا مرتکب بھی ہو رہا ہوتا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ وہ نحوخواہ کسی سے غلط فہمی کی بناء پر قطع تعلق بھی کر رہا ہوتا ہے۔

مزید اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندوں جیسے باعمل علماء و مفتیان کرام و باشرائط پیران عظام کے بارے میں کوئی غلط بات سن کر ان سے بدگمانی کرنا، ان سے قطع تعلق کرنا، دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

یاد رکھئے! ”کسی شخص کی بات جو دوسروں کے خلاف ہو مان لینا“ اسے علماء نے عزت گھٹانے والی عادات میں شمار کیا ہے چنانچہ:

سیدنا محمد بن قرضی علیہ رحمۃ سے عرض کی گئی.....

یا سیدی! عزت گھٹانے والی کون کون سی عادتیں ہیں؟ فرمایا:

(1) زیادہ بولنا (2) راز کھولنا (3) ہر کسی کی بات (جو دوسرے کے خلاف ہو) مان لینا۔

(اتحاف السادة المتقين ج 9 ص 352)

چغل غور کی بات مت مانو:

جب بھی آپ کے پاس آکر کوئی شخص کسی کی برائی کرتا ہے، تو وہ دراصل کسی کی غیبت کرتا ہے، اور غیبت گناہ کبیرہ ہے۔ اور جو شخص گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے وہ فاسق کہلاتا ہے۔ اور فاسق کی خبر معتبر نہیں ہوتی چنانچہ:

امام محمد بن شہاب زہری علیہ رحمۃ ایک مرتبہ بادشاہ سلیمان بن عبد الملک کے

کے دو لہا، محمد مصطفیٰ ﷺ نہ بھیجتے تو تم آنے کے لئے تیار ہی نہ تھے! تم نے مخالف کی ”یک طرفہ بات سن کر میرے بارے میں غلط رائے قائم کر کے اپنی عادت کریمانہ ترک کر دی“ یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے خواب میں تمہیں تنبیہ فرمائی۔

یہ سن کر خراسانی حاجی صاحب پر رقت طاری ہو گئی..... عرض کی حضور! آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: مجھے پہلے ہی سال پتہ چل گیا تھا، دوسرے سال بھی تم نے بے توجہی سے کام لیا تو میرا دل صدمہ سے چور چور ہو گیا۔ اس پر جناب رسالت مآب ﷺ نے خواب میں کرم فرما کر مجھے دلاسا دلا یا اور تمہارے خواب میں تشریف لاکر جو کچھ ارشاد فرمایا تھا وہ مجھے بتایا۔ خراسانی حاجی نے خوب نذرانہ پیش کیا، دست بوسی کی، اور پیشانی چومنے کے بعد یک طرفہ بات سن کر رائے قائم کر کے دل آزاری کا باعث بننے پر بزرگ سے معافی مانگی۔ (ملخصاً حجة الله على العالمين ص 571)

قارئین کرام! اس حکایت میں تھوڑا سا غور کیجئے تو معلوم ہو جائے گا کہ اگر کوئی شخص کسی کے بارے میں غلط تاثرات پیش کرے..... تو اس کی بات پر آنکھ بند کر کے اعتماد کرنا انتہائی درجہ کی حماقت و بے وقوفی پر دال ہے، کیونکہ جو شخص غلط بیانی کر رہا ہے وہ حقیقت میں کسی پر تہمت لگا رہا ہے، یا پھر وہ اس کی غیبت و چغلی کر رہا ہے، اب اگر کوئی اس کی بات کو سننے لگ جائے اور تصدیق بھی کرتا جائے تو وہ دراصل ایسے شخص کی گناہ پر معاونت کر رہا ہے اور گناہ پر معاونت بھی گناہ ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانَ.....

تَرْجَمَهُ: اور تم گناہ کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

دیا تو اپنے پڑوسیوں پر جادو تعویذ گنڈے کی بدگمانی کر کے دل میں گرہ رکھ لی..... یہ ممنوع (ناجانز و حرام) ہے۔

مزید آگے فرماتے ہیں؛ کہ ایسی بدگمانیاں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں اور شیطان بڑا جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ بھی بڑے ہی ہوتے ہیں قرآن کریم فرماتا ہے: إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ (49-12) بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔ یہ آیت کریمہ اس حدیث پاک کی تائید کرتی ہے۔

مزید فرماتے ہیں: کسی کی ہر بات پر کان لگائے رہنا، کسی کے ہر کام کی تلاش میں رہنا کہ کوئی برائی ملے تو میں اسے بدنام کر دوں، دونوں حرام ہیں.....

حدیث شریف میں ہے؛ کہ مبارک ہو کہ جسے اپنے عیبوں کی تلاش دوسروں کی عیب جوئی سے باز رکھے۔ (مراقات) یعنی وہ اپنے عیب ڈھونڈنے میں، ان سے توبہ کرنے میں، ایسا مشغول ہو کہ اسے دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کا وقت ہی نہ ملے۔ (مراۃ ج 6 ص 410)

نہ تھی اپنے عیبوں کی ہم کو خبر رہے دیکھتے سب کے عیب و ہنر
پڑی اپنے کرتوت پر جو نظر تو خود سے برا کوئی بھی نہ رہا !!

اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تجھے علم نہیں :-

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ

أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا. (پ 15 بنی اسرائیل 36)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تجھے علم نہیں، بے شک کان اور آنکھ

پاس تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا..... بادشاہ نے قدرے ناگواری کے ساتھ اس سے کہا: ”مجھے پتہ چلا ہے کہ تم نے میرے خلاف فلاں فلاں بات کہی ہے!!“ اُس نے جواب دیا: میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا..... بادشاہ نے اصرار کرتے ہوئے کہا: جس نے مجھے بتایا ہے وہ سچا آدمی ہے (وہ جھوٹ کیسے بول سکتا ہے)

تو امام زہری علیہ رحمۃ نے بادشاہ کو مخاطب کر کے فرمایا: (آپ کو جس نے اس طرح کی خبر دی وہ تو چغلی کھانے والا ہوا اور) چغل خور کبھی سچا نہیں ہو سکتا، یہ سن کر بادشاہ سنبھل گیا، اور کہنے لگا: کہ حضور آپ نے بالکل بجا فرمایا۔ پھر اس شخص سے کہا: اذْهَبْ بِسَلَامٍ: یعنی تم سلامتی کے ساتھ لوٹ جاؤ (احیاء العلوم ج 3 ص 193)

خفیہ باتیں سننا اور دوسروں کے عیب تلاش کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ تم بدگمانی سے بچو، کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے، اور نہ تو عیب جوئی کرو، نہ کسی کی باتیں خفیہ سنو۔ (متفق علیہ) (مراۃ ج 6 ص 409)

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ فرماتے ہیں: کہ (ظن سے مراد) بلا دلیل، بلا ثبوت مسلمان بھائی کے متعلق بدگمانی کر لینا ہے کہ خواہ مخواہ کسی کو اپنا دشمن سمجھ لینا اس کے ہر قول (بات) ہر کام کو اپنی دشمنی قرار دے دینا یہ برا ہے کہ یہ لڑائی فساد کی جڑ ہے..... بعض عورتوں کا بلا وجہ شبہ ہوتا ہے کہ فلاں نے مجھ پر جادو کروایا ہے..... اگر گھر میں کسی کو اتفاقاً بخار آ گیا..... یا..... جانور نے دودھ کم

بڑی خرابیوں کا باعث بنتے ہیں۔..... یقینی سی بات ہے کہ جب شاگرد اپنے استاذ کی ملازم اپنے سیٹھ کی نظروں سے گر گیا تو پھر بے چارے کا جو انجام ہوگا وہ ہرزئی شعور سمجھ سکتا ہے۔

جھوٹے کا منہ کالا:-

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خدمتِ بابرکت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کسی کے بارے میں کوئی منفی (Negative) بات کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تمہارے معاملے کی تحقیق کریں! اگر تم جھوٹے نکلے تو اس آیتِ مبارکہ کے مصداق قرار پاؤ گے۔

..... إِنَّ جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا (پ 26. الحجرات 6)

..... ترجمہ: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو۔

اور اگر تم سچے ہوئے تو یہ آیتِ کریمہ تم پر صادق آئے گی۔

..... هَمَّا زِ مَنَآءٍ بِنَمِيمٍ (پ 29: القلم 11)

..... ترجمہ: بہت طعنہ دینے والا، بہت ادھر ادھر کی لگاتا پھرنے والا۔

اور اگر تم چاہو تو تمہیں معاف کر دیں! اس نے عرض کی:

یا امیر المؤمنین! معاف کر دیجئے۔ آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا۔

(احیاء العلوم ج 3 ص 193)

پیٹ کا ہلکا:-

ایک شخص نے کسی بزرگ علیہ رحمۃ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انہیں ان کے دوست کی کچھ منفی (Negative) باتیں بتائیں، اس پر انہوں نے ارشاد فرمایا: افسوس! تم

اور دل..... ان سب سے سوال ہونا ہے۔

تفسیر خزائن العرفان میں مذکورہ آیت کے تحت لکھا ہے:

یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اسے یہ نہ کہو! کہ میں نے دیکھا (ہے)..... جس کو سنا نہ ہو اس کی نسبت (یہ) نہ کہو کہ میں نے سنا (ہے)..... ابن حنفیہ سے منقول ہے: جھوٹی گواہی نہ دو..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔

(خزائن العرفان ص 513)

کسی کی بات دوسروں کو نہ پہنچاؤ:-

سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے ”میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں“

(سنن ابو داؤد، ج 4 ص 348 حدیث: 4860)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ حدیث پاک کے اس حصے ”مجھے

کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچایا کرے“ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یعنی کسی کی کوتاہی، فعل، بد عادت، بد اس نے یہ کیا..... یا..... اُس نے یہ

کہا، فلاں اس طرح کہہ رہا تھا۔ (اشعة اللمعات ج 4 ص 83)

مذکورہ حدیث پاک سے وہ لوگ درس حاصل کریں: جو شاگرد کی استاذ سے، بیٹے

کی باپ سے، ملازم کی سیٹھ سے، امام و موذن کی مسجد کمیٹی سے، بلا مصلحت شرعی کمزوریاں

اور برائیاں بیان کر کے غیبت کا کبیرہ گناہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو ان کی نظر سے گرانے

کی مذموم سعی کرتے ہیں۔ شاید انہیں اس بات کا ہوش بھی نہیں ہوتا کہ وہ ایسا کر کے کتنی

کریں..... کیونکہ ہمیں جو بھی کسی کے بارے میں کوئی بات کہہ رہا ہے..... یا..... تو وہ ہمیں اس کے شر سے بچانے کے لئے کہہ رہا ہے..... یا پھر وہ اس سے بغض و عناد کی وجہ سے اس کی برائی کر رہا ہے..... یا..... پھر فضول گوئی کی عادت کی وجہ سے کہہ رہا ہے..... اب اگر وہ..... اس کے شر سے بچانے کے لئے اس کی برائیاں بیان کر رہا ہے تو فوراً اس بات کی تحقیق کی جائے ”بغیر کسی تحقیق کے یہ کہنا اور مان لینا کہ وہ ایسا ہے وہ ویسا ہے یہ انتہائی درجہ کی بے وقوفی پر دل ہے“..... اور اگر وہ اس سے بغض و عناد کی وجہ سے برائیاں بیان کر رہا ہے اور دونوں میں جھگڑا کروانا چاہتا ہے تو یقینی سی بات ہے کہ بغیر تحقیق کے جو بات بھی پہنچی گی وہ غلط ہی ہوگی اس صورت میں جلد سے جلد تحقیق کی جائے..... ”تصدیق کرتے ہوئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ جس شخص نے ہمیں وہ بات کہی ہے اس کا نام قطعاً (یعنی بالکل) نہ لیا جائے“ ورنہ اس سے مزید فتنہ و فساد میں ہوگا..... تصدیق کرنے کے بعد آپ کی بہت ساری غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی اور جڑ سے ہی جھگڑے کا خاتمہ ہو جائے گا۔

﴿آپ کیوں ایسا کرتے ہیں؟﴾

جو لوگ معاشرے میں فتنہ و فساد پھیلانے کے لئے ”ادھر کی ادھر“ اور ”ادھر کی ادھر“ لگاتے پھرتے ہیں..... میں ان سے ہاتھ جوڑ کر التجاء کرتا ہوں کہ آپ ایسا ہرگز نہ کریں!..... کیوں آپ لوگوں کی زندگیوں کا چین و سکون تباہ و برباد کرنے میں لگے ہوئے ہیں؟..... کیوں آپ کسی کو دکھ پہنچانا چاہتے ہیں؟..... کیوں آپ غیبت، چغلی، تہمت الزام تراشی وغیرہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر کے خود اللہ تعالیٰ کی ناراضی

میرے پاس تین برائیاں لے کر آئے ہو۔ (1) مجھے میرے مومن بھائی سے نفرت دلائی (2) اس وجہ سے میرے دل کو (تشویش اور وسوسوں میں) مشغول کیا اور (3) اپنے امین نفس پر تہمت لگائی (یعنی میں تمہیں امانت دار سمجھتا تھا، مگر تم تو پیٹ کے ہلکے نکلے) (احیاء العلوم ج 3 ص 193)

چغل خوروں سے بچو!

بزرگان دین فرماتے ہیں: عقلوں کے دشمنوں اور محبتوں کے چوروں سے بچو! یہ چور بدگوئی کرنے والے اور چغلی کھانے والے ہیں اور چور تو مال چراتے ہیں جبکہ یہ (غیبتیں چغلیاں کرنے والے) لوگ محبتیں چراتے ہیں (المستطرف ج 1 ص 151)

حالتِ جہاد:-

حضرت منصور بن زاذان علیہ رحمۃ فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کی قسم! میرے پاس عموماً جو بھی آکر بیٹھتا ہے وہ جب تک چلا نہ جائے، میں گویا اس کے ساتھ حالتِ جہاد میں ہوتا ہوں۔ کیونکہ وہ مجھے میرے دوست سے مُتَنَفِّر کرنے (یعنی نفردلانے) سے باز نہیں رہتا، یا میری غیبتیں کرنے والوں کی غیبتیں مجھ تک پہنچا کر مجھے تشویش میں ڈالتا اور آزمائش میں مبتلا کرتا ہے (تنبیہ المغترین 196)

اس فساد کی جڑ کا کوئی حل:-

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ہمیں کسی کے بارے میں کوئی بات کہے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص کسی کے بارے میں ہمیں کوئی بات کہے..... تو جب تک ہمیں وہ بات (Confirm) معلوم نہ ہو ہم اس کی تصدیق نہ

غصہ کنٹرول

بِسْمِ اللّٰهِ جَلِيْلِ الشّٰنِ عَظِيْمِ الْبُرْهٰنِ شَدِيْدِ
السُّلْطٰنِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ ﴿ ہر نماز کے بعد ایک بار ﴾

فضیلت: غصہ پر کنٹرول ہو اور شیطان اور اُس کے لشکروں سے محفوظ رہے

حفاظت

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی دِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِيْ
وَوٰلِدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ﴿ ہر نماز کے بعد تین بار ﴾

فضیلت: دین، ایمان، جان، مال، اولاد سب محفوظ رہیں

والے افعال میں مشغول ہیں؟

ایسا قبیح فعل کرنے والے تھوڑا سوچیں!!! کہ میرے اس فعل سے کتنے لوگوں میں
نفرتیں پھیل جائیں گی، کتنے لوگوں کے گھر ٹوٹ جائیں گے، کتنے دوستوں میں تفرقہ کی وبا
قرار پکڑتی جائے گی، دینی کاموں میں کتنی رکاوٹ ہو جائے گی، کتنے لوگوں میں غلط فہمیوں
کی وجہ سے لڑائی جھگڑے خون خرابی، قتل و غارتگری ہو جائے گی۔

اگر اس طرح کی حرکتیں کرنے والے اپنے فعل سے باز نہ آئے تو دنیا و آخرت
میں وہ بڑے تباہ و برباد ہو کر رہ جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں کینہِ مسلم سے پاک
وصاف رکھے، ہمیں آپس میں پیار محبت، الفت اور بھائی چارگی کے ساتھ زندگی گزارنے
کی توفیق عطا فرمائے۔ امین ثم امین

طالب دعا : ابو تراب محمد عرفان قادری غُفْرَةٌ

رابطہ نمبر: 0322-2832270

☆☆☆☆